بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الحمد للہ رب العالمین والصّلاۃ والسّلام علی رسولہ الکریم

السوال:

ا:الف۔ مردوں کے اگر بال لمبے ہوں تو کیا وہ اپنے بال باندھ سکتے ہیں اور اگر مرد اپنے بال باندھ سکتے ہیں تو کس انداز میں باندھ سکتے ہیں ؟اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

ب: حضور ﷺ کے بالوں کے باندھنے کے بارے میں جو مندرجہ ذیل روایت ہے اسکی ذرا وضاحت مطلوب ہے حضور کا بال باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟ نیز حضور بال کس انداز میں باندھتے تھے

قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ (سنن ابوداؤد 4191)

ج صحابہؓ کے اپنے لمبے بالوں کے باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟

۲:الف۔ عورتوں کے لیے کیا ہر حال میں سر کے اوپر جوڑا باندھنا جائز نہیں؟ یا اس بارے میں کچھ استثناء موجود ہے؟ کیا صرف کفار یا فساق کے مشابہہ انداز میں جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟ یا مطلقا سر کے اوپر جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُما قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ مَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُميلات مايلات رُءُوسُهُنَّ كَأَسْمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لا يَدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وَإِن رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرة كذا و كذا صحيح مسلم (2128)

ب: گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے عورتیں گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہیں؟ کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟

1۔اگر انہوں نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیے ہوں؟

2 اگر انہوں نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیے ہوں؟

۳۔ایک فیمیل اسکن ڈاکٹر کے گردن میں پانچ چھ سالوں سے جلد|سکین الرجی ہے جب سر کے بال گردن پر اس جگہ لگتے ٹچ ہوتے ہیں تو یہ الرجی اور زیادہ ہو جاتی ہے اور بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ یہ عورت خود اسکن ڈاکٹر ہے اسکو خود پتا ہے کہ یہ الرجی بالوں سے زیادہ ہوتی ہے۔اب کیا یہ عورت گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہے کہ اسکے بال اسکے گردن پر اس مخصوص جگہ پر ٹچ نہ ہو؟ کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟ 1-اگر اس عورت نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیے ہوں؟ 2-اگر اس عورت نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیے ہوں؟

الجواب حامداً ومصلّیاً ومسلّماً– واللہ الموفق للصّواب:

1: مردوں کیلئے ہر حال میں آپنے بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔

اور آپ ﷺ کے بالوں کے بارے میں تفصیل یہ ہے:

شمائل کبری میں ہے: حضرت ام ہانی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے بال مبارک کے چارے چوٹیوں کی شکل پر تھے۔

فائدہ: کبھی بال اتنے لمبے ہو جاتے کہ ان کی چوٹیاں (مینڈھیاں) بھی بن جاتیں، خیال رہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومی حالت نہ تھی، حافظ ابن حجر نے بیان کیا کہ سفر کی حالت میں ایسا ہو گیا تھا۔ (فتح الباری: ۱۰/۳۶۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے بڑھنے پر نکیر فرمائی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح رکھتے۔ چوٹیاں بھی ایسی نہ تھیں جیسی عورتوں کی ہوتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کی طرح چوٹیاں ممنوع ہیں۔ (شمائل کبری، جلد دوم، ص ۳۲۵، ط: زمزم)

2: عورتوں کیلئے ہر حال میں سر کے اوپر جوڑا باندھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن ضرارت کے وقت عورتوں کا اپنے سر کے بالوں کا پیچھے کی جانب گچھا بنانا درست ہے۔ اور ضرورت میں سے ایک یہ بھی ہے عورتیں اکثر غسل کے وقت بالوں کو دھونے کے بعد اوپر کی جانب گچھا بنالیتی ہیں تا کہ بدن اور کپڑے پانی کے قطروں سے محفوظ رہیں تو یہ درست ہے، جیسا ازواج مطہرات کے بارے میں حدیث میں موجود ہے۔

3: مذکورہ عورت کو ضرورت ہونے کی بنا پر اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہے کہ اسکے بال اسکے گردن پر اس مخصوص جگہ پر ٹچ نہ ہو۔ اور جواز ضرورت کے بنا پر ہے لہذا جب ضرورت نا ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

<u>*والیك بالأدلّة:*</u>

1: فتاوی دار العلوم زکریا 7|347

مرد کا اپنے بالوں کی چوٹی بنانے کا حکم:

سوال: کیا کسی مرد کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ صلاۃ یا خارج صلاۃ میں اپنے بالوں کو چوٹی کی شکل میں بنالے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بصورت مسئولہ مرد کا اپنے بالوں کو چوٹی کی شکل میں بنانا نماز اور خارج نماز دونوں حالتوں میں مکروہ ہے۔

ملاحظہ ہو الابواب والتراجم میں ہے: والأوجه عندي أن النهي عن كف الشعر عند الإمام مطلق سواء فعله قبل الصلاة أو فيها لكونه معقد الشيطان والنهى عن كف الثوب عنده مقيد بالصلاة فكأنه مال في ذلك خاصة إلى ما جنح إليه الداودى، فقد قال العينى فى باب السجود على سبعة أعظم تحت قوله صلى الله عليه وسلم: لا يكف شعراً ولا ثوباً فيه كراهة كف الثوب والشعر وظاهر الحديث النهى عنه في حال الصلاة وإليه مال الداودى خلاف ما عليه الجمهور فإنهم كرهوا ذلك للمصلى سواء فعله فى الصلاة أو قبل أن يدخل فيها واتفقوا على أنه لا يفسد الصلاة، من هامش اللامع. الابواب والتراجم للشيخ محمد زكرياً: ١/٩٦، باب باب عقد الثياب وشدها، سعيد)

شمائل کبری میں ہے: حضرت ام ہانی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے بال مبارک کے چارے چوٹیوں کی شکل پر تھے۔

فائدہ: کبھی بال اتنے لمبے ہو جاتے کہ ان کی چوٹیاں (مینڈھیاں) بھی بن جاتیں، خیال رہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومی حالت نہ تھی، حافظ ابن حجر

نے بیان کیا کہ سفر کی حالت میں ایسا ہو گیا تھا۔ (فتح الباری: ۱۰/۳۶۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے بڑھنے پر نکیر فرمائی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح رکھتے۔ چوٹیاں بھی ایسی نہ تھیں جیسی عورتوں کی ہوتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کی طرح چوٹیاں ممنوع ہیں۔ (شمائل کبریٰ، جلد دوم، ص ۳۲۵، ط: زمزم)

احسن الفتاویٰ میں ہے: مرد کے لیے بالوں کا جوڑا باندھنا جائز نہیں۔ (احسن الفتاویٰ: ۸/۸۷)۔ واللہ اعلم

عورتوں کا اپنے بالوں میں گرہ لگانے کا حکم:

السوال: عورتوں کا نماز میں یا خارج نماز میں اپنے سر کے بالوں کا پیچھے کی جانب گچھا بنانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بصورت مسئولہ بوقت ضرورت جائز ہے اور بلا ضرورت مکروہ ہے۔ اور ضرورت میں سے ایک یہ بھی ہے عورتیں اکثر غسل کے وقت بالوں کو دھونے کے بعد اوپر کی جانب گچھا بنالیتی ہیں تاکہ بدن اور کپڑے پانی کے قطروں سے محفوظ رہیں تو یہ درست ہے، جیسا ازواج مطہرات کے بارے میں حدیث میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو مسلم شریف کی روایت میں ہے:

عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال: دخلت على عائشة رضي الله تعالى عنها أنا وأخوها من الرضاعة فسألها عن غسل النبي صلى الله عليه وسلم من الجنابة فدعت بإناء قدر الصاع فاغتسلت وبيننا وبينها ستر وأفرغت على رأسها ثلاثاً قال: وكان أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يأخذن من رؤوسهن حتى تكون كالوفرة. (رواه مسلم: ۱/۱۴۸، ديوبند) شراح نے حدیث بالا کے بہت سارے مطالب بیان کیے ہیں لیکن آسان اور بے غبار مطلب وہ ہے جس کو حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم میں بیان فرمایا ہے:

قلت: وعندى المراد بالحديث أن نساء النبي صلى الله عليه وسلم كن يقصصن شعورهن المسترسلة، يعقدنها على القفا، أو على الرأس من غير أن يتخذنها قروناً وضفائر حتى تكون كالوفرة في عدم مجاوزتها من الأذنين، كما يفعله كثير من العجائز والأيامي في عصرنا، بل عامة النساء فى حالة الاغتسال بعد غسل الرأس، فإن الشعور الطويلة لو استرسلت على حالها فإيصال الماء إلى البدن المستور تحت الشعور المسترسلة لا يخلو عن كلفة ومشقة. (فتح الملهم: ۳/۱۵۶، باب قدر المستحب من الماء مكتبة دار العلوم كراچى) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے بالوں کا گچھا بنا کر گدی پر رکھنا جائز ہے، ہاں مرد کے لیے ایسا کرنا بالکل مکروہ ہے۔

ولا ثوباً والظاهر أن الكراهة للتحريم ولا صارف ولا فرق بين أن يتعمده للصلاة أولا، بحر، قوله ولو بجمعه أو بلف ذوائبه حول رأسه كما تفعله

النساء أو بجمعه من قبل القفا ومسكه بخيط أو خرقه غاية وأما ضفره مع إرساله فلا يكره ، أبو السعود عن ابن العز. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار: ١/٢٧١، ط: كونته). (وكذا في الفتاوى الهندية: ١/١٠٦، والبحر الرائق: ٢/٢٣، وتبيين الحقائق : ١/١٦٤ ، وفتاوى الشامي: ١/٦٤٢ سعيد).

مسلم شریف کی روایت میں ہے:

عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من أهل النار لم أرهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا . رواه مسلم ، رقم ٢١٢٨ ، باب النساء الكاسيات عاريات) علامہ نووی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

واختار القاضي أن المائلات تمشطن المشطة الميلاء قال وهي ضفر الغدائر وشدها إلى فوق وجمعها في وسط الرأس فتصير كأسنمة البخت قال وهذا يدل على أن المراد بالتشبيه بأسنمة البخت إنما هو لارتفاع الغدائر فوق رؤوسهن وجمع عقائصها هناك . (شرح صحيح مسلم: ١٧/١٩١، داراحياء التراث العربي)

عورتوں کا گدی پر نیچے کی جانب جوڑا بنانا جائز اور درست ہے جبکہ مرد کے لیے مطلقا مکروہ ہے۔ ملاحظہ ہو احسن الفتاویٰ میں ہے: گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے، بلکہ حالت نماز میں افضل ہے اس لیے کہ اس سے بالوں کے پردے میں سہولت ہوتی ہے۔(احسن الفتاوی: ۸/۷۵)

امداد الاحکام میں ہے: عورت کے لیے بالوں کا جوڑا باندھنا مکروہ نہیں۔ قال فی رد المحتار روی الطبرانی (رقم: ۹۹۰) واخرجہ احمد، رقم: ۲۳۸۵۶ ، وغیرہ) أنه عليه الصلاة والسلام نهى أن يصلي الرجل ورأسه معقوص اس میں ممانعت مردوں کو ہے۔ قال العزیزی وإسناده صحيح. وفي حاشية الخفى خرج المرأة والخنثى فيطلب عقص شعرهما لطلب المبالغة في سترهما ، قلت : وقواعدنا لا تاباه ۔ واللہ اعلم ۔ (امداد الاحکام ۴۰/۳۳۷)۔ مزید ملاحظہ ہو: (فتاوی تا تارخانیہ: ۱/۵۶۱ ، وشرح النقایہ ۱/ ۳۰۷)۔ واللہ اعلم۔

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد علي بن حسن الأوشي عفى عنهما

الجواب صحیح
محمد رضاء الحق غفر اللہ

التاريخ: م25/08/2023، **الموافق:** هـ08/02/1445

دار العلوم زکریا
دار الإفتاء
لینیشیا جنوبی افریقہ